ولكن الوبية قوم لا يعقلون

(لیکن وہابی بے عقل قوم ہے)

البرہان فی رد البہتان والعدوان

علمائے دیوبندی کی گندی ذہنیت کا جوڑ توڑ

بجواب

شرم گاہ کے نو جوڑ

تحریر: ابو حامد احمد رضا قادری

پیشکش: مغل قادری

WWW.ISLAMIMEHFIL.COM

﴿......البرھان فی رد البھتان والعدوان......﴾

موضوع:''علماءِ دیوبند کی گندی ذہنیت کا جوڑ توڑ'' بجواب ''شرمگاہ کے نو جوڑ''

ولکن الوہبیة قوم لا یعقلون''(لیکن وہابی بے عقل قوم ہے)

مولانا عبدالقدوس مصباحی لکھتے ہیں کہ

''فتاوی رضویہ جلد سوم مرد کی شرمگاہ کے اعضاء کو نو(9) ثابت کرنا آپ کی فقہ دانی پر ایسی شہادت ہے جو آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ درخشاں اور تابندہ ہے، چنانچہ آپ نے پہلے چالیس مستند و معتبر کتب فقہیہ اور فتاویٰ کے حوالے سے 8 شرمگاہ کے اعضاء کو مدلل و محقق فرمایا پھر تدقیق نظر سے ایک اور عضو شرمگاہ پر دلائل ثبت فرما کر ثابت کیا کہ مرد کی شرمگاہ کے اعضاء نو ہیں''

(ماہنامہ المیز ان بمبئی امام احمد رضا نمبر:ص۲۱۲)

اس حوالے پر فرقہ وہابیہ نجدیہ دیابنہ کے حضرات جوڑ توڑ کر کے من گھڑت اعتراضات کرتے ہیں چنانچہ علماء دیوبند کی کتب و رسائل میں سے چند اعتراضات ملاحظہ فرمائیں۔

۞...... دیوبندی نام نہاد مفتی مجاہد لکھتا ہے کہ

''اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب کی عضو تناسل پر خاص تحقیق''(ھدیۃ بریلویت:ص۱۲۴)

۞......ایک دیوبندی مولوی حافظ محمد اسلم لکھتا ہے کہ

''مولانا نے مرد کے آلہ تناسل پر ایسی تحقیق فرمائی کہ پہلے سب محققین کو مات کر گئے۔آپ کا خاص موضوع تحقیق مرد کا آلہ تناسل تھا''(رضا خانی فقہ:ص76)

۞......ایک دیوبندی مولوی کہتا ہے کہ

''اس[شرمگاہ] پر تحقیق کرنے سے کیا نظر نہیں بہکی اور اس نظر سے دل اور پھر دل سے ستر نہیں بہکا؟''(نورسنت کا ترجمہ کنزالایمان نمبر:ص۳۷)

۞......اسی طرح مولوی ابوایوب دیوبندی نے اپنی ویڈیو میں یہ کہا کہ

''اب ان سے پوچھو کہ احمد رضا نے یہ جو تحقیق کی ہے کس کے ذکر پر کی تھی اپنے پہ کی تھی یا نعیم الدین مرادآبادی کے ذکر پر کی تھی''

(ابوایوب دیوبندی ویڈیو)

تو قارئین کرام!فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ کی ہذیان کا خلاصہ یہ ہے کہ

[۱]سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آلہ تناسل پر تحقیق کی تھی۔

[۲]اور دیوبندیوں کے مطابق تحقیق کے لئے کسی نہ کسی کے آلہ تناسل کو دیکھنے کا عمل پایا جانا ضروری ہے جیسا کہ ابوایوب دیوبندی کی ویڈیو اور نورسنت کے حوالے سے واضح ہے۔(معاذ اللہ عزوجل) تو آیئے فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ کے اس بیہودہ اعتراض کا جواب بھی ملاحظہ فرمائیں۔

فرقه وهابیه نجدئیه شیطانیه غرابیه دیابنه کومنه توڑ جواب

ہم پہلے بھی عرض کر چکے کہ غیر مقلدین وہابیہ کی طرح فرقہ وہابیہ نجدیہ دیابنہ بھی (بقول دیوبندی الیاس گھمن) مسلمانوں کو بدنام کرنے اوران کو دین سے بد ظن کرنے کے لئے ایسے اعتراضات کرتے ہیں **بے حیاباش دہرچہ خواہی کن**...... ملخصاً (جی ہاں فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے: ص ۲۲۶ تا ۲۲۹) اور ایسے بہودہ اعتراض کرنے والے تمام دیوبندی (بقول دیوبندی مناظر انوار اوکاڑوی) ایک عضو (بقول دیوبندی عضو تناسل) سے چمٹے ہوئے ہیں۔ملخصا (تجلیاتِ انور: ج ۱ ص ۱۴۶)۔

معزز سنی مسلمان بھائیو! المیز ان میں مولانا عبدالقدوس نے واضح طور پر ''فتاویٰ رضویہ جلد سوم'' کا حوالہ دیا۔تو معلوم ہوا کہ وہ جس مسئلہ کی بات کر رہے ہیں وہ فتاویٰ رضویہ میں موجود ہے تو فتاویٰ رضویہ جلد سوم (جدید فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۲۹ تا ۳۹ مسئلہ نمبر ۳۹۰) آپ خود کھول کر دیکھ لیجیے اس میں آلہ تناسل کے جوڑوں پر سرے سے گفتگو ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہاں مرد کے بدن کے کتنے حصے عضوِ عورت (چھپانے والے حصے) ہیں اس پر گفتگو ہے۔چنانچہ سیدی اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''صرف اجمالاً اس قدر سمجھ لینا کہ یہاں سے یہاں تک **ستر عورت** ہے ہرگز کافی نہیں بلکہ اعضاء کو جدا جدا پہچاننا ضروری ہے اور وہ علامہ حلبی و علامہ طحطاوی و علامہ شامی محشیان درمختار رحمتہ اللہ علیہم نے مرد میں آٹھ [8] گنے۔(جدید فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۱)

پھر ردالمختار (باب شروط الصلوۃ مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۳۰۱) کی عبارت پیش کی کہ

''**اعضاء عورۃ الرجل ثمانیۃ** الاول الذکر وماحولہ الثانی الانثیان و ماحولھما الثالث الدبر وما حولہ الرابع والخامس الالیتان السادس والسابع الفخذان مع الرکبتین الثامن مابین السرۃ الی العانۃ مع مایحاذی ذلک من الجنبین والظھر والبطن.

مرد کا ستر آٹھ [8] اعضاء ھیں :(1) عضو مخصوص اوراردگرد (2) خصیتین اوران کا اردگرد (3) دُبر اوراردگرد (5،4) دونوں سرین کا حصے (7،6) دونوں رانیں گھٹنوں سمیت (8) ناف تا زیرِ ناف سمیت پشت پیٹ اور دونوں پہلوؤں کے اس حصہ کے جو اس کے مقابل ومحاذی ہے۔(ردالمختار باب شروط الصلوۃ مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۳۰۱، فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۶ ص ۳۳)

تو یہاں آلہ تناسل کے نو جوڑوں کی بات ہی نہیں بلکہ مرد کے جسم میں کتنے حصے (اعضا) ستر عورت (چھپانے والے) ہیں ان حصوں پر گفتگو ہے۔

پھر سیدی اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

''جب ثابت ہو لیا کہ یہ جسم یعنی مابین الدبر والانثین اُن آٹھوں عورتوں (چھپانے والے حصوں) سے کسی میں شامل اور کسی کا تابع نہیں ہو سکتا اور وہ بھی قطعاً **ستر عورت** میں داخل تو واجب کہ اسے عضو جداگانہ شمار کیا جائے۔**مرد میں عدد اعضائے عورت نو قرار دیا جائے**......'' (فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۶ ص ۳۳)

تو دیکھئے یہاں پر گفتگو مردوں کے ان حصوں پر ہے جن کو چھپانا ضروری ہے، جن کو ستر عورت کہا جاتا ہے۔لیکن فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ کا دل و دماغ (مفتی محمد انور اکاڑوی دیوبندی ''تجلیاتِ انور: ج ۱ ص ۱۴۶'' کے مطابق) آلہ تناسل ہی سے چمٹا ہوا ہے اس لئے ان دیوبندیوں کو ہر جگہ آلہ تناسل ہی نظر آتا ہے۔

......علماء دیوبند کے گھر سے ثبوت ......

مذکورہ بالا مسئلہ خود علماء دیوبند کی کتب میں بھی موجود ہے۔

(1)...... چنانچہ علماء دیوبند کے ''امداد الفتاویٰ جدید ج 1 سوال نمبر 191 کے حاشیے کے تحت دیوبندی سعید احمد پالن پوری نے لکھا کہ

''طحطاویؒ نے حاشیہ درمختار میں تفصیل کی ہے کہ **مرد کے ستر کے آٹھ عوض ہیں** (۱) **ذکر** [آلہ تناسل] اور اس کا ماحول (۲) خصتین اور ان کا ماحول (۳) دبر (محل براز) اور اس کا ماحول (۴۔۵) دوسرین (۶۔۷) دوران مع گھٹنہ (۸) اور ناف کے نیچے سے عانہ تک اور اس کے محاذی پہلو کا حصہ۔[شامی ۱/۳۸۰ مکتبہ ذکریا دیوبند ۲/۸۲، کراچی ۱/۴۰۹، سعایہ مکتبہ اشرفیہ دیوبند ۲/۷۸]

(امداد الفتاویٰ جدید جلد 1 صفحہ 490 پر سوال نمبر 191)

(2)......اسی طرح علماء دیوبند کی ''کتاب النوازل'' میں بھی ہے کہ

''مرد کو نماز میں درج ذیل اعضاء چھپانا فرض ہے (۱) پیشاب کا مقام اور اس کے اردگرد (۲) خصیتین اور اس کے اردگرد (۳) پائخانہ کا مقام اور اس کے آس پاس (۴۔۵) دونوں کولہے (۶۔۷) دونوں رانیں گھٹنے سمیت (۸) ناف سے لے کر زیر ناف بالوں اور ان کے مقابل میں کوکھ پیٹ اور پیٹھ کا حصہ'' (کتاب النوازل: جلد ثالث: ص ۴۰۹، سوال نمبر ۱۷۸)

(3)......اسی طرح ''زبدۃ الفقہ'' کتاب الصلوۃ: صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲ پر مرد کے ستر عورت 8 لکھے ہیں۔

(4)......''عمدۃ الفقہ'': ص ۵۴ پر بھی مرد میں اعضائے ستر عورت 8 لکھے ہیں۔

(5)......''فقہ حنفی کے مطابق طہارت اور نماز کے مسائل'' مفتی محمد مکرم محی الدین حسامی قاسمی میں بھی یہی لکھے ہیں۔

......علماء دیوبند نے ''ستر'' کیلئے ''شرمگاہ'' کا لفظ استعمال کیا......

یہاں پر فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ چلیں (سیدی اعلیحضرت) امام احمد رضا خان نے تو فتاویٰ رضویہ میں آلہ تناسل کے بارے میں یہ مسئلہ بیان نہیں کیا لیکن المیز ان کے اندر جو مولوی عبد القدوس نے تحریر لکھی اس میں شرمگاہ کا لفظ ہے اور شرمگاہ کا معنی (ذکر) آلہ تناسل ہی ہوتا ہے۔ (دیوبندی ویڈیو)

تو اس کے جواب میں ہم عرض کرتے ہیں کہ دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی نے اپنے دیوبندیوں کے بارے میں درست کہا تھا کہ **تمام احمق**، سارے **بدفہم اور بدعقل میرے (یعنی اشرفعلی تھانوی) ہی حصے میں آ گئے ہیں**'' ملخصاً (الافاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۷۴، ص ۴۳۱) اپنی جہالت، حماقت، بدعقلی و بدفہمی کی وجہ سے دیوبندی حضرات نے لفظ شرمگاہ سے مراد صرف ''آلہ تناسل'' بتا کر اپنے غیر مقلدین وہابیہ کی عادت خبیثہ پر عمل کیا۔ لیکن اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ ستر کے لئے بھی ''شرمگاہ'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

خود علماء دیوبند نے ''**تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی**'' (''باب ما جاء ان الفخذ عورۃ'' ران بھی ستر ہے۔ اسی باب میں) حدیث ۲ بیان کی گئی کہ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے **'الفَخِذُ عورۃ'' ران شرمگاہ ہے''**

(تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی: جلد ششم: ص ۵۵۴)

تو معلوم ہوا کہ ران ستر ہے اور ستر کے لئے خود علماء دیوبند نے ''شرمگاہ'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی طرح سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو ستر کا مسئلہ فتاویٰ رضویہ میں بیان فرمایا اس ستر کے لئے مولانا عبد القدوس صاحب نے شرمگاہ کا لفظ استعمال کیا۔ تو اس عبارت کا صاف مطلب ہے کہ

''فتاوی رضویہ جلد سوم مرد کی شرمگاہ (یعنی ستر) کے اعضاء کو نو (9) ثابت کرنا آپ کی فقہ دانی پر ایسی شہادت ہے جو آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ درخشاں اور تابندہ ہے، چنانچہ آپ نے پہلے چالیس مستند و معتبر کتب فقہیہ اور فتاویٰ کے حوالے سے 8 شرمگاہ (یعنی ستر) کے اعضاء کو مدلل و محقق فرمایا پھر تدقیق نظر سے ایک اور عضو شرمگاہ (یعنی ستر) پر دلائل ثبت فرما کر ثابت کیا کہ مرد کی شرمگاہ (یعنی ستر) کے اعضاء نو ہیں'' (ماہنامہ المیز ان بمبئی امام احمد رضا نمبر: ص ۲۱۲)

ہم نے یہ بھی دیکھا دیا کہ شرمگاہ کا لفظ ستر کے لئے بھی خود علماء دیوبند نے اپنی کتب میں استعمال کیا ہے لہذا اب دیابنہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ لفظ ''شرمگاہ'' ستر کے معنی میں استعمال نہیں ہوا۔

لطیفہ: علماء دیوبند کے نزدیک ''شرمگاہ'' کا لفظ صرف ''عضو تناسل'' کے لئے استعمال ہوتا ہے تو پھر مذکورہ روایت میں شرمگاہ سے مراد ''عضو تناسل'' لیں تو دیوبندیوں کے مطابق ران بھی ''عضو تناسل'' کہلائے گی۔شاباش! دیوبندیوں شاباش! تمہارے دیوبندی اکابرین نے گدھے کے عضو تناسل کو ایک ہاتھ بتایا اور تم اپنے اکابرین سے بھی دو ہاتھ آگے نکلے کہ اتنا بڑا عضو تناسل (ران) بنا ڈالا۔

......فقہ اور علماء دیوبند کی مرد کے اعضاء پر تحقیق......

تو ثابت ہو چکا کہ نہ ہی سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ کے اس مسئلے میں آلہ تناسل کے جوڑوں پر تحقیق کی اور نہ ہی مولانا عبدالقدوس کی مراد آلہ تناسل ہے۔لیکن بالفرض (علی سبیل التنزل) کہتے ہیں کہ اگر آلہ تناسل ہی مراد ہو تو پھر فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ کو چاہے کہ مذکورہ بالا کتب فقہ (علامہ حلبی و علامہ طحاوی و علامہ شامی محشیانِ درمختار رحمۃ اللہ علیہم) اور کتب دیوبندیہ (امداد الفتاویٰ جدید، کتاب النوازل۔زبدۃ الفقہ ''عمدۃ الفقہ و غیرہ) پر بھی اعتراض کریں، کیونکہ انہوں نے نہ صرف مرد کے [۱] ذکر (آلہ تناسل) اور اس کا ماحول بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر مرد کے [۲] خصتین اور ان کا ماحول [۳] دبر (محل براز) اور اس کا ماحول [۴] دوسرین وغیرہ پر بھی اپنی تحقیق پیش کی۔سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ پر ٹھٹہ کرنے والے بدفہم و احمق دیوبندی بتائیں کہ ان فقہ کرام اور علماء دیوبند نے مرد کے ان اعضائے ستر ([۱] ذکر (آلہ تناسل) اور اس کا ماحول [۲] خصتین اور ان کا ماحول [۳] دبر (محل براز) اور اس کا ماحول [۴] دوسرین) پر گفتگو تحقیق کر کے لکھی یا بغیر تحقیق و لاعلمی میں لکھ دی؟ یقیناً دیوبندی اس کو جہالت و لاعلمی نہیں کہہ سکتے بلکہ ان فقہ کرام کی فقہ دانی اور تحقیق کو تسلیم کریں گے تو تمہارے دیوبندی اصول کے مطابق یہ فقہ کرام اور دیوبندی حضرات صرف ایک ذکر (آلہ تناسل) ہی پر نہیں بلکہ اس آلہ تناسل کے ساتھ خصتین، دبر، دونوں سرین پر اپنی علمی و تحقیقی گفتگو کر کے بے حیائی و بے غیرتی کا کام کرتے رہے۔اب چونکہ علماء دیوبند کے مطابق ایسی تحقیق کے لئے ان اعضاء کو دیکھنا ضروری ہے [جیسا کہ ہم پہلے دیوبندی حوالے پیش کر چکے] تو پھر علماء دیوبند اپنے اصول کے مطابق بتائیں کہ ان فقہ کرام اور علماء دیوبند نے کس کے ذکر (آلہ تناسل)، خصتین، دبر، سرین پر تحقیق کی؟ ہاں اب دیوبندی کسی قسم کی تاویل بھی نہیں کر سکتے کیونکہ نظر کے ساتھ دیکھنے کی بات خود ہی لکھ چکے، لہٰذا فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ محض بغض سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ میں فقہ کرام اور اپنے دیوبندی علماء پر بھی یہ اعتراض قائم کر چکے، سچ ہے کہ فرقہ دیابنہ کلابیہ غرابیہ نجدیہ شیطانیہ حنفیت کے بھی باغی و دشمن ہیں۔لاحول و لاقوۃ الا باللہ!

......اشرفعلی تھانوی کی آلہ تناسل پر تحقیق......

دیوبندی حضرات بہشتی زیور کو تھانوی کی کرامت بتاتے ہیں چنانچہ ایک دیوبندی مولوی (اختر امام عادل قاسمی) لکھتے ہیں کہ

''یہ آپ (تھانوی) کے منصب تجدید کی کرامت ہے'' (حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرفعلی تھانوی بحیثیت مجدد وفقیہ: ص ۳۷)

اب فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ اپنے اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے دیوبندی مجدد اشرفعلی تھانوی کے منصب تجدید کی کرامت ملاحظہ فرمائیں، تھانوی صاحب کے منصب تجدید کی کرامت میں عضو تناسل پر جو تجدیدی تحقیق کی گئی وہ کچھ اس طرح سے ہے کہ

(1) ''ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑ جائے'' (بہشتی زیور: بہشتی گوہر: ص ۷۸۴)

(2) ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں پتلا ہو اور آگے سے موٹا ہو جائے'' (بہشتی زیور: بہشتی گوہر: ص ۷۸۵)

(3) ''ایک یہ کہ [عضو تناسل میں] صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو'' (بہشتی زیور: بہشتی گوہر: ص ۷۸۴)

(4) ''عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے'' (بہشتی زیور: بہشتی گوہر: ص ۷۸۰)

(5) ''عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے'' (بہشتی زیور: بہشتی گوہر: ص ۷۸۴)

(6) ''عضو تناسل کا ورم'' (بہشتی زیور: بہشتی گوہر: ص ۷۹۲)

(7) ''ہلکا ہلکا عضو تناسل پر لگائیں'' (بہشتی زیور: بہشتی گوہر: ۷۸۵)

(8)''گرم کر کے عضو تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں''(بہشتی زیور: بہشتی گوہر:۷۸۵)

(9)''طلا مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانیوالا''(بہشتی زیور: بہشتی گوہر:۷۸۷)

(10)''خصیہ کا اوپر چڑھ جانا''(بہشتی زیور: بہشتی گوہر:ص۷۹۰)

(11)''کہ مادہ منی نہایت رقیق ہو''(بہشتی زیور: بہشتی گوہر:ص۷۷۹)

(12)''پیشاب کے مقام پر اور اس کے آس پاس آبلے یا زخم ہو جاتے ہیں اور بہت سوزش ہوتی ہے اس کے آبلے پھیلاؤ میں زیادہ اور ابھار میں کم ہوتے ہیں اور زخموں کے آس پاس نیلا پن یا اردا پن ہوتا ہے اکثر پہلے یہ زخم پیشاب کے مقام سے شروع ہوتے ہیں''(بہشتی زیور: بہشتی گوہر:ص۷۸۸)

(13) سوزاک: پیشاب کے مقام میں اندر زخم پڑ جانے کو سوزاک کہتے ہیں''(بہشتی زیور: بہشتی گوہر:ص۷۸۹)

بدنہ بولے زیر گرروں گر کوئی میری سنے

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

دیوبندی اصول کے مطابق اگر شرمگاہ پر تحقیق کے لئے اس کو دیکھنا ضروری ہے تو اب دیوبندی اپنے اصول کے مطابق اشرفعلی تھانوی کے بارے میں عوام الناس کو بتائیں کہ اشرفعلی تھانوی صاحب نے یہ تحقیق کس کے عضو تناسل یا خصیوں یا پیشاب کے مقام پر کی؟ اپنے ان مقامات پر کی یا منظور نعمانی، خلیل احمد انبیٹھوی یا حسین احمد ٹانڈوی کے ان مقامات پر کی؟ ہم علماء دیوبند کی گندی وغلیظ زبان میں گفتگو نہیں کر سکتے، اس میں تو وہی مہارت تامہ رکھتے ہیں لیکن اتنا ضرور کہتے ہیں کہ اپنے دیوبندی اصول کے مطابق اپنے دیوبندی علماء پر بھی بکواس کرو۔ اور پھر عوام الناس کو بتاؤ کہ اگر تم آلہ تناسل پر تحقیق کرو تو تمہارے علماء کی مجددیت وعلمیت پر کچھ اعتراض وارد نہ ہو لیکن آپ اپنے فریق مخالف کی طرف من گھڑت معنی مراد لیکر اعتراض کرو تو کیا اسی کا نام انصاف ہے؟

دیوبندی اصول سے اشرفعلی تھانوی بھی نہ بچا

پھر یہی نہیں کہ مردوں کے عضو تناسل پر بلکہ عورتوں کے بارے میں بھی علماء دیوبند نے جو تحقیق پیش کی اس کا نتیجہ بھی دیوبندی اصول کے مطابق انتہائی بھیانک صورت میں نکلے گا۔ آیئے اشرفعلی تھانوی کی بہشتی زیور سے صرف دو حوالے ملاحظہ کیجئے، بہشتی زیور میں عورتوں کے بارے میں ہے کہ

(1)''ہر مہینہ میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں''(بہشتی زیور: دوسرا حصہ ص ۵۱) اسی طرح لکھتے ہیں کہ ''حیض کی مدت کے اندر سرخ زرد سبز خاکی یعنی مٹیالا سیاہ جو رنگ آوے سب حیض ہے''(بہشتی زیور: دوسرا حصہ ص ۵۱)

(2)''اگر پچپن [۵۵] برس کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے''(بہشتی زیور: دوسرا حصہ ص ۵۱)

تو یہاں بھی دیوبندی اصول کے مطابق اگر شرمگاہ پر تحقیق کے لئے اس کو دیکھنا ضروری ہے تو پھر بتائیں کہ اشرفعلی تھانوی نے حیض، اس کی رنگت، استحاضہ اور اس کی رنگت پر جو علمی تحقیق بیان فرمائی کیا یہ بے حیائی و بے شرمی ہے؟ پھر اپنے اصول کے مطابق یہ بھی بتائیں کہ حیض واستحاضہ، اس کی پہچان اور اس کی رنگت کی یہ تحقیق اشرفعلی تھانوی نے کس (دیوبندی) عورت کے حیض واستحاضہ کو دیکھ کر کی؟

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اب اگر دیوبندی یہ تاویل کریں کہ ایسی باتوں پر کسی جسم کا مشاہدہ کرنے لازم نہیں آتا بلکہ کتب دینیہ کے علم سے بھی تحقیق ثابت ہوسکتی ہے تو پھر دیوبندیوں کا خودساختہ شرمگاہ کی عبارات پر تمام اعتراضات بلکہ بکواسات انہی کے اصول سے باطل ومردود ٹھہرے۔

﴾......بھرے مجمع میں گنگوہی کی عورت کی شرمگاہ......﴿

جناب علماء دیابنہ میں اگر غیرت نام کی چیز ہے تو ذرا اپنی عوام کو بتائیں کہ بھرے مجمع میں عورت کی شرمگاہ پر انمول تحقیق گنگوہی بیان فرماتے چنانچہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی سے بھرے مجمع میں ایک نو عمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ

''ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکالیں مگر آپ (گنگوہی) مطلق چین بہ جبین نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ۔''

(تذکرۃ الرشید: ج۲ص۱۰۰)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ شرم سے سب حاضرین کی گردنیں جھک گئیں لیکن دیوبندی امام کی گردن نہیں جھکی، کوئی دیوبندی یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ گنگوہی نے اپنی گردن شرم سے جھکالی تھی۔ بلکہ ایسا لگتا ہے کہ گنگوہی تو اس انتظار میں بیٹھا تھا کہ کوئی اس کا ذکر چھیڑے اور میں بے ساختہ کہوں کہ ''جیسے گیہوں کا دانہ''۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ! پھر ایک طرف تو شرمگاہ پر ایسی کامل نظر کہ اس کی سب ہیئت بے ساختہ بیان کر کے اپنے علمی مقام کا ثبوت پیش کر دیا لیکن دوسری طرف ابوعیوب دیوبندی کہتا ہے کہ

''علماء کرام تو زن وشوہر (بیوی وشوہر) کو ایک دوسرے کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنے کو خلاف تہذیب فرماتے تھے کہ اس سے بے حیائی پیدا ہونے کا خوف ہے''(پانچ سو باادب سوالات: ص۱۲۹)

تو اب ہم ابوایوب دیوبندی کی زبان میں پوچھتے ہیں کہ گنگوہی نے کس دیوبندی عورت کی شرمگاہ دیکھی تھی جو اس کو گیہوں کہ دانہ کی طرح نظر آئی؟ اگر کسی غیر عورت کی دیکھی تو حرام کا مرتکب ہوا اور اگر اپنی بیوی کی دیکھی تو ابوایوب دیوبندی کے مطابق خلاف تہذیب و بے حیائی کا کام کیا۔ پھر اگر اپنی بیوی کی شرمگاہ کو دیکھا ہی لیا تھا تو پھر اس کی شکل بھرے مجمع میں بیان تو نہ کرتا۔ لیکن خیر یہ ان کے گھر کا معاملہ ہے جیسے چاہیں ان کی مرضی۔

نوٹ......: یاد رہے کہ دیوبندی یہ تاویل نہیں کرسکتے کہ گنگوہی نے کسی سے سن کر یا کسی کتاب سے پڑھ یہ انمول تحقیق پیش کر دی کیونکہ دیوبندیوں نے اصول قائم کیا کہ شرمگاہ پر تحقیق کے لئے اس کو دیکھنا پڑے گا، اب دیوبندی شرمگاہ کے نو جوڑ پر اپنے اصولوں سے راہ فرار اختیار نہیں کرسکتے۔

﴾......علماء دیوبند کی تحقیق گدھا کا عضو تناسل ایک ہاتھ کا......﴿

فرقہ وہابیہ گلابیہ غرابیہ کے علماء نے لکھا کہ

''عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو مخصوص، بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں''(الافاضات الیومیہ: ج۳ص۲۹۲ ملفوظ ۴۰۸)

دیوبندی مولوی حکیم محمد اختر اپنے امام اشرفعلی تھانوی کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ

''حکیم الامت تھانوی کی یہ نصیحت ہے کہ اللہ کے راستے کو عقل سے طے نہ کرو، عشق کو عقل پر غالب رکھو۔ فرمایا: عقیدت عقل سے تعلق رکھتی ہے اور محبت عقل سے بالاتر ہے اور فرمایا کہ مجھے اہلِ عقیدت کی قدر نہیں ہے اہلِ محبت کی قدر ہے اور عقیدت کی حضرت نے بہت ہی مزاحیہ مثال دی کہ عقیدت کی مثال ایسی ہے **جیسے گدھے کا آلۂ تناسل کہ بڑھا تو ایک ہاتھ کا ہوگیا اور غائب ہوا تو بالکل ہی غائب ہوگیا، وجود ہی نہیں رہتا، ایسا غائب ہوتا ہے کہ نشانی بھی نہیں چھوڑتا**''(پردیس میں تذکرہ وطن: ص۹۴)

اب فرقہ دیابنہ اپنے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے بتائیں کہ گدھے کے عضو مخصوص پر یہ تحقیق (کہ بڑھتا ہے تو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے) اشرفعلی تھانوی نے خود کی گنگوہی، انبیٹھوی یا نعمانی سے کروائی؟ پھر مزید تحقیق کہ گدھے کا آلہ تناسل بڑھتا ہے تو ایک ہاتھ ہو جاتا ہے یہ ایک ہاتھ کی پیمائش تھانوی نے خود کی یا

اکابرین دیوبند سے کروائی؟ اور پھر اس پر مزید تحقیق کہ گدھے کا آلہ تناسل ایسا غائب ہوتا ہے کہ نشانی بھی نہیں چھوڑتا، اس نشانی کو غائب ہونے کے بعد کون سا دیوبندی اکابر تلاش کرتا رہا کہ اس کو نشان بھی نہیں ملا؟ دیوبندیوں یاد رکھو کہ تمہارے اصول کے مطابق ایسی تحقیق کے لئے آلہ تناسل کا ہونا اور اس کو دیکھنا ضروری ہے جیسا کہ تم اپنی کتابوں میں یہ گند لکھ چکے لہذا اب اپنی باتوں اور اصولوں سے بھاگنا مت۔

ایک نہیں انداز تیرا سب لوگوں نے پہچان لیا ظاہر میں شرافت کے نعرے اندر گھپلا گھالا ہے

دیوبندیوں کے نزدیک امام اعظمؓ بھی بے حیا [معاذاللہ]

فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ نے تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پر بھی بے حیائی و بے شرمی کا فتویٰ لگا دیا چنانچہ سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مقام پر جب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا کہ

''زن وشوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں مطلقاً جائز ہے حتی کہ فرج وذکر کو بہ نیت صالحہ موجب ثواب واجر ہے کما نص علیہ الامام الاعظم رضی اللہ عنہ (احکام شریعت، حصہ سوم ص ۱۵۳)

تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اس مسئلہ پر اپنی جہالت ولاعلمی کی وجہ سے علماء دیوبند نے اس طرح اعتراض کیا کہ

''علماء کرام تو زن وشوہر کو ایک دوسرے کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنے کو خلاف اولیٰ وخلاف تہذیب فرماتے ہیں کہ اس سے بے حیائی پیدا ہونے کا خوف ہے اور یہ مجدد اس کی ترغیب دے رہا ہے'' (چہل مسئلہ ص ۳۸) یاد رہے کہ اس کتاب چہل مسئلہ اور اس کے مصنف کی سرفراز صفدر دیوبندی نے بڑی تعریفیں کی ہیں (دیکھئے''چہل مسئلہ ص ۵، ۶)

اسی طرح علماء دیوبند کے مولوی ابوایوب دیوبندی کہتے ہیں کہ

''علماء کرام تو زن وشوہر (بیوی وشوہر) کو ایک دوسرے کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنے کو خلاف تہذیب فرماتے ہیں کہ اس سے بے حیائی پیدا ہونے کا خوف ہے'' (پانچ سو باادب سوالات ص ۱۲۹)

قارئین کرام! دیکھئے علماء دیوبند واضح طور پر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اس مسئلے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے شرمگاہ پر نگاہ ڈالنے کی طرح بے حیائی اور خلاف تہذیب بتا رہے ہیں حالانکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسئلہ ''درالمختار علی الدر المختار جلد ۹ ص ۶۰۵، فتاویٰ عالمگیری، جلد ۵ ص ۴۰۴، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی جلد ۵ ص ۳۳۲، العنایۃ شرح ہدایہ جلد ۱۰ ص ۳۱، البنایۃ شرح الہدایۃ جلد ۱۱ ص ۱۷۰، اور دیگر متعدد کتب کے علاوہ خود علماء دیوبند کے ''نجم الفتاویٰ جلد ۵ ص ۴۸۱ پر بھی موجود ہے۔ (تفصیل دیکھئے''اعلیحضرتؒ پر 40 اعتراضات کے جوابات'' ص 413 مجاہد اہل سنت علامہ ابوحامد رضوی)

تو جن علماء دیوبند نے امام اعظیم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اس مسئلے کو نہیں چھوڑا، تو یہ فرقہ دیابنہ اگر سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ پر خواہ مخواہ تنقید کریں تو کون سے بڑی بات ہے۔

دیوبندیوں کے فتوؤں سے دیوبندی اکابر بے حیاء و بے غیرت

علماء دیوبندی کے امام حسین احمد ٹانڈوی سے سوال ہوا کہ ''کیا شوہر اپنی بیوی کے اور بیوی اپنے شوہر کے تمام اعضاء دیکھ سکتی ہے؟'' (تو دیوبندی امام نے جواب دیا)

''عورت کے تمام اعضاء خاوند کے لئے دیکھنا جائز ہے کسی حصہ جسم کو اس سے چھپانا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح مرد کا تمام جسم بیوی کو دیکھنا جائز ہے'' (فتاویٰ شیخ الاسلام، ص ۱۳۳)

اسی طرح علماء دیوبند کے مولوی یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں کہ

''میاں بیوی کا ایک دوسرے کے بدن کو دیکھنا جائز ہے'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل، جلد ۷ ص ۳۰۰)

تو دیکھئے ان علماء دیوبند نے فتوؤں کے مطابق میاں بیوی ایک دوسرے کے جسم کے تمام اعضاء کو دیکھ سکتے ہیں،

لیکن

دوسری طرف علماء دیوبند کے امام سرفراز صفدر دیوبندی کی معتبر شخصیت ''عالم محقق، بڑے محقق، نکتہ رس'' مولوی ''محمد کریم بخش فاضل دیوبند'' اپنی کتاب ''چہل مسئلہ'' میں یہ لکھتے ہیں کہ

''علماء کرام تو زن وشوہر کو ایک دوسرے کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنے کو خلاف اولیٰ وخلاف تہذیب فرماتے ہیں کہ اس سے بے حیائی پیدا ہونے کا خوف ہے'' (چہل مسئلہ، ص ۳۸)

اسی طرح علماء دیوبند کے مولوی ابوایوب دیوبندی کہتے ہیں کہ

'''' علماء کرام تو زن وشوہر (بیوی وشوہر) کو ایک دوسرے کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنے کو خلاف تہذیب فرماتے ہیں کہ اس سے بے حیائی پیدا ہونے کا خوف ہے'' (پانچ سو باادب سوالات ص ۱۲۹)

تو سرفراز صفدر کی اس عالم محقق، بڑے محقق، نکتہ رس مولوی محمد کریم بخش فاضل دیوبند اور ابوایوب دیوبند کے مطابق دیوبندی امام الہند حسین احمد ٹانڈوی اور مولوی یوسف لدھیانوی بے حیاء وبے غیرت تھے اور انہوں نے خلاف اولیٰ اور خلاف تہذیب تعلیم دی۔

فرقہ وہابیہ نجدیہ شیطانیہ غرابیہ دیابنہ کے ہذیان کے رد پر فلحال انہی حوالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے لیکن اگر انہوں نے پھر کبھی خدمت کا شرف بخشا تو ان شاء اللہ عزوجل پھر خدمت کرنے کے لئے اہل سنت کا یہ ادنیٰ سا خادم حاضر ہے۔

تیری محفل میں اور بھی گل گلیں گے
اگر رنگ یاران محفل یہی ہے

ناچیز

ابوحامد احمد رضا قادری